باترجمۃ
العقائد النسفیۃ
توضیح
شرح عقائد
سوالاً جواباً
تالیف:
عبد الناصر لطیف
ناشر
شعبہ تحقیق و تصنیف
جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

نام کتاب: **توضیح شرح عقائد**

تالیف: **عبدالناصر لطیف**

0321-5239779

اشاعت: بار اول (یکم شعبان ۱۴۳۱ ھجری)
بار دوم (۳۰ ذی الحجہ ۱۴۳۱ ھجری)

تعداد: گیارہ سو

ناشر: جامعہ رضویہ ضیاء العلوم
راولپنڈی - پاکستان

ملنے کے پتے

- احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
- اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی
- مرکزی جامع مسجد حنفیہ، درگاہ حضرت بری امام سرکار، اسلام آباد
- نظامیہ کتاب گھر، زبیدہ سنٹر، اردو بازار لاہور
- مکتبہ غوثیہ محلہ فرقان آباد سبزی منڈی کراچی
- جامعہ مہریہ ضیاء العلوم، حسن ٹاؤن، کاکول روڈ ایبٹ آباد
- مکتبہ قادریہ اسلامک سنٹر بالمقابل جامعہ سبحانیہ، درگئی ملاکنڈ ایجنسی
- دارالاخلاص، صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور
- مکتبہ جنیدی جامعہ جنیدیہ غفوریہ انڈسٹریل ایریا، جمرود روڈ پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

رونق بزم علم و عرفان، مصلح امت، سید السادات،

ہزار ہا علماء، خطباء، مدرسین و مہتممین کے استاد گرامی مرتبت،

نازش آل رسول، سیدی و مرشدی حضرت علامہ شیخ الحدیث ابوالخیر

پیر سید حسین الدین شاہ صاحب سلطان پوری

مد اللہ تعالی ظلہ العالی علینا بالعفو والعافیۃ والعزۃ والصحۃ والوقار

بانی و مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی، و سرپرست اعلی تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان۔

کے نام

جن کی عنایات اور ان گنت شفقتوں کی بدولت راقم الحروف نوک قلم کو سطح قرطاس پر لانے کے قابل ہوا۔ ان کی فیض بار روحانی توجہ نے مجھ سے ہزار ہا ہیچمدان، دین مصطفی ﷺ کے خادم بنا ڈالے۔ انہی کے فیض سے گلستان مہر علی ((**ادارہ ضیاء العلوم**)) کی ضیاء پاشیوں سے اطراف و اکناف عالم نور علم و آگہی سے چمک اٹھے ہیں۔

یکے از وابستگان دامان ابوالخیر

عبدالناصر عبداللطیف ضیائی

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم

راولپنڈی

سے بڑا ہوتا ہے) اور جو علم استدلال کے ذریعہ حاصل ہو وہ اکتسابی ہوتا ہے۔

''علم اکتسابی'' وہ علم جو ''کسب'' کے ذریعہ حاصل ہو۔ ''کسب'' دو طرح ممکن ہے۔ (۱): عقلیات میں نظر وفکر ''کسب'' ہے۔ (۲): اور غیر عقلیات میں ''کسب'' اپنے اختیار سے اسباب کو کام میں لانا ہے۔ اس کے مقابل ''علم ضروری'' ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سؤال: الہام کی تعریف کریں۔ کیا الہام بھی اسباب علم میں سے ہے؟

الہام کی تعریف: ''القاء معنی فی القلب بطریق الفیض''۔ یعنی اللہ عزوجل بطریق فیض (یعنی بغیر اکتساب) کے کوئی معنی دل میں ڈال دے۔ اس تعریف سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں کہ الہام خیر کا ہوگا، شر شیطان کی طرف سے ہے اور اسکو وسوسہ کہا جائے گا۔ اور دوسری بات کہ الہام میں بندے کا کوئی اختیار، وکسب وغیرہ نہیں ہے۔

الہام سبب علم نہیں ہے: مصنف نے فرمایا ''لیس من اسباب المعرفة''. (لیس من اسباب العلم) نہیں کہا کیونکہ معرفت اور علم ایک ہی چیز ہے اگر چہ بعض نے علم کو مرکبات وکلیات اور معرفت کو بسائط وجزئیات کے ساتھ خاص کیا ہے لیکن اس تخصیص کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

الہام سے عام مخلوق کے لیے علم ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ ایک شخص کو ہوتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ شخص الہام اور وسوسہ میں فرق نہ کرسکتا ہو اس وجہ سے الہام کی وجہ سے کسی اور پر کوئی بات لازم نہیں کرسکتا۔

ہاں اس شخص کو جسے الہام ہوا ہے علم حاصل ہوگا۔ حدیث میں الہام کا ثبوت ہے۔ ارشاد ہے: ''إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيمَا مَضَى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِي أُمَّتِي هَذِهِ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ

ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ'' (صحیح مسلم).

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ''الھمنی ربی الھاما'' (کنز العمال) سلف صالحین میں بھی کثیر جماعت کو الہام ہوا کرتا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سؤال: ''العالم بجمیع اجزائہ محدث'' کی وضاحت کریں۔

عالم کی تعریف: اللہ تعالیٰ کے علاوہ جمیع موجودات کو عالم کہتے ہیں جیسے عالم اجسام، عالم اعراض، عالم افلاک وغیرہ۔ شارح نے فرمایا: ''العالم: ای ما سوی اللہ تعالی من الموجودات مما یعلم بہ الصانع'' - کہ عالم سے مراد اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ موجودات ہیں جنکی وجہ سے صانع کا علم آجائے۔

عالم بجمیع اجزائہ حادث ہے: جمیع اجزاء سے مراد آسمان اور جو کچھ ان میں ہے اور زمین اور جو کچھ اس پر ہے تمام حادث ہیں۔

حادث کا معنی: حادث سے مراد عدم سے وجود کی طرف آنے والا۔ عدم سے وجود کی طرف آنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے معدوم تھا پھر موجود ہوا۔

اختلاف فلاسفہ: فلاسفہ آسمان کو قدیم مانتے ہیں وہ آسمان کے حدوث کے قائل ہی نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ آسمان کا ھیولی، صورۃ جسمیہ اور نوعیہ قدیم ہیں۔ اسی طرح عناصر اربعہ (آگ، پانی، ہوا، مٹی) اپنے ھیولی اور صورۃ جسیمہ کے لحاظ سے قدیم ہیں لیکن نوع کے لحاظ سے، یعنی یہ عناصر کبھی صورۃ سے خالی اور جدا نہیں ہوئے۔

اعتراض: فلاسفہ کی طرف قدم کی نسبت کرنا درست نہیں ہے اس لیے کہ انہوں نے صراحۃ ماسوی اللہ تعالیٰ کے حدوث کا قول کیا ہے؟

جواب: قدیم اور حادث کی دو قسمیں ہیں قدیم ذاتی اور قدیم زمانی۔ حادث ذاتی